



## سوال

گھر کی زینت کے لیے رکھے ہوئے مجسموں کا کیا حکم ہے

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایسے مجسموں کا کیا حکم ہے جو گھروں میں محض زینت کے لیے رکھے جاتے ہیں جبکہ ان کی عبادت نہیں ہوتی؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیح السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

گھروں میں دفنوں میں مجالس میں تصاویر یا حنوط شدہ حیوانات آویزاں کرنا جائز نہیں۔ لٹکانے حرمت پر دلالت کرتی ہیں۔ اس لیے کہ یہ چیزیں اللہ سے شرک کا ذریعہ ہیں اور اس لیے بھی اللہ کی مخلوق کی مشابہت اور اللہ کے دشمنوں کی نقالی ہے اور حنوط کردہ جانوروں کو آویزاں کرنے میں مال کے ضیاع کے علاوہ اللہ کی دشمنوں کی نقالی بھی ہے۔ جس سے جانوروں کی تصویر کشی کا دروازہ کھل جاتا ہے جبکہ شریعت اسلامیہ ایسے ذرائع کو مکمل طور پر بند طور کر دیتی ہے جو شرک یا گناہ کے کاموں کی طرف لے جاتے ہیں۔ نوح کی قوم میں ان کے زمانہ کے پانچ بزرگوں کی تصویر کشی کی وجہ سے ہی شرک رائج ہوا تھا ان لوگوں نے ان کے مجسمے اپنی مجلسوں میں نصب کر رکھے تھے۔ جیسا کہ اللہ سبحانہ نے اپنی کتاب مبین میں اس کی یوں وضاحت فرمائی ہے کہ:

وَقَالُوا لَئِن لَّمْ يَأْتِنَا بِآيَاتٍ مِّنْ رَبِّنَا لَأَنزِلَنَّ اللَّهُ مَائِدًا مِن السَّمَاءِ فِي يَوْمٍ ظَهِيرٍ لِّلنَّاسِ لَعَلَّ هُمْ يَرْجِعُونَ ۚ ﴿۲۳﴾ وَقَدْ أَهْلَكْنَا كَثِيرًا مِّنْ قَبْلِكَ... سُوْرَةُ نُوْحٍ

”اور کہنے لگے کہ پس نے معبودوں کو ہرگز نہ چھوڑنا اور وہ، سواع یغوث، یعوق اور نسر کو کبھی ترک نہ کرنا اور انہوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کر دیا ہے“

گویا ایسے لوگوں کی ان ناپسندیدہ کاموں سے چھنا ضروری ہے جس کی وجہ سے وہ شرک میں جا پڑے تھے۔ صحیح حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی بن ابی طالب سے فرمایا:

«لا تخرج سورة الا تظننا، ولا قبر امير المؤمنين»

”جو بھی تصویر یا مجسمہ دیکھو اسے مٹا دو اور جو قبر اونچی دیکھو اسے برابر کر دو۔“

مسلم نے اپنی صحیح میں اس حدیث کی تخریج کی ہے نیز آپ ﷺ نے فرمایا:

«أشد الناس عذاباً يوم القيامة السجودون»



”قیامت کے دن سب سے سخت عذاب مصوروں کو ہوگا“

اس حدیث صحت پر اتفاق ہے اور اس بارے میں اور بھی بہت سی احادیث ہیں... اور توفیق عطا کرنے والا تو اللہ تعالیٰ ہی ہے۔  
حدا ما عنہی واللہ اعلم بالصواب

## فتاویٰ دارالسلام

جلد 1

محدث فتویٰ